بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

بیوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۷۵	۶ ظہور ۱۳۴۶ ہش ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۶ اگست ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

136

ـ• ربوہ ۵ اگست ۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ مومن ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے اور اسی پر توکل رکھتے ہیں۔ بعض وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے وقت کیا کرتے تھے۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر یورپ کا ذکر کرکے جو حضور نے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے پوری جماعت کی نمائندگی میں اختیار فرمایا ہے۔ احباب کو توجہ دلائی کہ وہ ان ایام میں یہ دعائیں بکثرت پڑھیں اور اپنی زبان میں بھی حضور کے سفر کی کامیابی اور حضور کی بخیریت مع الخیر واپسی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

”حضرت امام جماعت احمدیہ ایک باوقار اور بہت پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں“

”آپ نے سلجھے ہوئے انداز اور میٹھی زبان میں دورِ حاضر میں اسلام کے کردار پر روشنی ڈالی“

زیورک کے مؤقر ترین اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مصروفیات کا تفصیلی ذکر

زیورک (بذریعہ ڈاک)۔ زیورک کے مؤقر ترین اخبار ”NEU-ZURICHER ZEITUNG“ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیورک میں تشریف آوری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد ایک باوقار اور بہت پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نے مشرق کے مخصوص سلجھے ہوئے انداز اور میٹھی زبان میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ دورِ حاضر میں اسلام کا کیا کردار ہے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام امن کا حامی اور رواداری کا علمبردار ہے اور انسانی حقوق کی پوری پوری حفاظت کرتا ہے“۔

یاد رہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ دورۂ یورپ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۰ جولائی کو فرینکفورٹ سے زیورک پہنچے تھے اسی روز حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی اور ۱۱ جولائی کو ظہرانہ دیا گیا۔ ہر دو تقاریب میں اسلامی ملکوں نیز افریشیائی اور افریقی ملکوں کی بعض معروف ہستیوں، متعدد ممالک کے سفیروں اور سوئٹزرلینڈ کی نامور شخصیتوں نے شرکت کی۔ حضور کی تشریف آوری اور مصروفیات کی خبر زیورک کے قریباً سب ہی روزناموں میں شائع ہوئی

”NEU-ZURICHER ZEITUNG“ نامی اخبار جس نے اپنی ۱۲ جولائی کے شمارہ میں حضور کی تشریف آوری اور تقاریر کی رپورٹ پر مشتمل تفصیلی نوٹ شائع کیا۔ نہ صرف سوئٹزرلینڈ کا مؤقر ترین روزنامہ ہے بلکہ دنیا کے چوٹی کے چند روزناموں میں شمار ہوتا ہے اس کا نمائندہ بھی حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی تقاریب میں شریک تھا۔ وہ حضور ایدہ اللہ کی بلند پایہ شخصیت اور حضور کے ارشادات سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اس امر کے باوجود کہ اس کے اخبار کا رویہ بالعموم اسلام کے حق میں زیادہ موافقانہ نہیں ہے بہت تفصیلی نوٹ لکھا۔ اخبار مذکور کے نوٹ کا ترجمہ جو مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ امام ”مسجد محمود“ زیورک نے ارسال فرمایا ہے درج ذیل ہے۔ اخبار مذکور

(۱) ”مسجد احمدیہ میں معزز مہمان“

(۲) ”جماعتِ احمدیہ کے امام کا زیورک میں ورود“

کے دوہرے عنوانات کے تحت رقمطراز ہے:۔

”زیورک کا احمدیہ مشن کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آج سے چار سال قبل جب فورخ روڈ پر بالگریسٹ گرجا کے بالمقابل ”مسجد محمود“ کا افتتاح عمل میں آیا تو مشن ہذا کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ اس مسجد کے دروازے نہ صرف جماعت احمدیہ کے پیروؤں کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ہر وقت کھلے ہیں

یہ ایک نہایت پُرمسرت موقعہ تھا۔ جبکہ سلسلۂ احمدیہ کے روحانی پیشوا جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے افراد کو شرف زیارت بخشنے یہاں تشریف لائے اس ذیلی جماعت کے امام (جس کا مرکز پاکستان میں ہے جو ایک سلجھا ہوا اسلام پیش کرتی ہے اور جو یورپ میں بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہے) مورخہ ۱۰ جولائی بروز سوموار فرینکفورٹ سے کلوٹن کے ہوائی اڈہ پر وارد ہوئے۔ اسی شام مسجد زیورک میں آپ کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور اس سے اگلے روز (۱۱ جولائی بروز منگل) جماعت احمدیہ کی اس بلند ترین روحانی شخصیت کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ دعوتِ طعام کے بعد جو مشرقی طرز کے نفیس اور لذیذ کھانوں پر مشتمل تھی جماعت احمدیہ کی اس بلند ترین روحانی شخصیت نے پریس کے مراپا اشتیاق نمائندگان کو شرفِ گفتگو بخشا اور انہیں اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات سے نوازا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مجاہدینِ اسلام کی روانگی

ـ۵ ربوہ ـــ مکرم مولوی جلال الدین قمر صاحب اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مورخہ ۶/۸/۶۸ بروز اتوار صبح ۹ بجکر ۵۲ منٹ پر بذریعہ چناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے عازم مشرقی افریقہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر اسٹیشن پر تشریف لاکر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں۔ (وکالت تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ اگست ۱۹۶۷ء

تعلیم القرآن

اللہ تعالےٰ سورۂ بقرہ کے آغاز میں فرماتا ہے۔

ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

یعنی قرآن کریم متقیوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ قرآن کریم میں تعلیمات دی گئی ہیں۔ ان سے وہی لوگ متمتع ہو سکتے ہیں جو متقی ہیں۔ متقی کے بہت وسیع معنے ہیں۔ یہاں ایسے لوگ مراد ہیں جو فی الحقیقت متانت سے اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہوں اور راہ نمائی کی ضرورت محسوس کرتے ہوں اور جو ان ہدایات پر جو قرآن کریم میں دی گئی ہیں۔ خلوصِ دل سے زیر عمل لانا چاہتے ہوں۔ ورنہ جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
قلب ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

اس طرح قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالےٰ نے واضح کر دیا ہے کہ قرآن کریم صرف ان لوگوں کی راہ نمائی کرتا ہے جو خلوصِ دل سے اس پر عمل کرنا چاہتے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کسی کام کو اسی وقت سرانجام دے سکتا ہے۔ جب اس کو دل لگا کر کرے۔ جو لوگ بے دلی سے کوئی کام کرتے ہیں۔ وہ اس کو بخوبی سرانجام دے نہیں سکتے۔ اکثر تھوڑا سا کام کر کے اکتا جاتے ہیں اور ادھورا چھوڑ کر کسی اور جانب متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے یہی حال قرآن کریم کی نصائح سے فائدہ اٹھانے کا ہے۔ جو کوئی ان ہدایات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ پہلے اس کو اپنی ذہنیت ایسا بنانی چاہیئے جس کو متقیانہ ذہنیت کہلا جا سکتا ہے۔۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ قرآن کریم کوئی "جھومنتروں" کی کتاب ہے اس میں ٹونے ٹوٹکے ہیں جن کو کر کے انسان فلاح پا سکتا ہے وہ قطعاً اس سے فیض یاب نہیں ہو سکتے۔

جب کسی کتاب اللہ کے ساتھ ایسا سلوک ہونے لگتا ہے اور لوگ بجائے اس کتاب میں دی گئی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے کے ان کو جادو ٹونے کی طرح استعمال کرنے لگتے ہیں۔ تو ایسی کتاب کی تعلیمات کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ قرآن کریم کے متعلق نوبت یہاں تک تو نہیں پہنچی لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم میں بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی آیات کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ آجکل قرآن کریم صرف قسم اٹھانے قریب الموت کو یٰسین سنانے یا طاق پر سجانے کے لئے رہ گیا ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر مسلمان گھرانوں میں قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کا عام رواج ہے۔ ہمارے ملک میں عربی زبان نہیں بولی جاتی۔ قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں ہے۔ اس لئے اس کے معنی سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ترجمہ سے کام لیا جاوے ایک زمانہ تھا جب قرآن کریم کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا روا نہیں تھا۔ مگر آہستہ آہستہ یہ نظریہ بدلتا گیا اور آج شاید ہی کوئی بڑی زبان دنیا میں ہوگی جس میں قرآن کریم کا ترجمہ نہ موجود ہو۔ اس لئے آج قرآن مجید کے معانی سمجھنے اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کے مواقع بڑھ گئے ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ عام طور پر عربی زبان مشکل زبان سمجھی جاتی ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ ایک متقی انسان جو ترجمہ بھی کم ہی جانتا ہے۔ اکثر قرآن کریم کی آیات جانتا ہے اور جو شخص تھوڑی سی بھی محنت کرتا ہے قرآن کریم کے مطالب کم و بیش سمجھنے لگتا ہے۔م

حدیث النبیؐ

علم قرآن کیلئے دُعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

ترجمہ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹ لیا اور فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔ اے اللہ اس کو اپنی کتاب یعنی قرآن کا علم عنایت فرما۔
(بخاری کتاب العلم)

قطعات

متاعِ زر کی دل کو آرزو تھی
متاعِ زر بھی حاصل ہو گئی ہے
مگر محسوس یوں ہوتا ہے جیسے
کوئی شے زندگی سے کھو گئی ہے

مری جانِ حزیں تیرے حوالے
دلِ اندوہگیں تیرے حوالے
کچل کر نفس امارہ کو رکھ دے
یہ مارِ آستیں تیرے حوالے

سعید احمد اعجاز

م سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم پڑھنے پر بڑا زور دیا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے بھی . . . .
اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی تعلیم القرآن پر خاص توجہ دی ہے۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے منظم طور پر تعلیم القرآن کی مہم چلائی ہے۔ اور ہر جماعت پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے ہاں باقاعدہ طور پر تعلیم القرآن کا انتظام کرے۔ اس ضمن میں مرکز میں تعلیم القرآن کی ایک تربیتی کلاس بھی ایک ماہ کے لئے برپا کی گئی تھی جس میں قریباً مرکز اور باہر سے ۵۳۵ افراد مردوں اور خواتین نے شرکت کی۔ اور اس کلاس کو جماعت کے اکثر علماء نے خطاب کیا۔ اور ذاتی دلچسپی سے کر قرآن کریم کی تعلیم دی ہے۔ جہاں تک خواتین کا تعلق ہے سیدہ حضرت ام متین صاحبہ ہمارے خاص شکریہ کی مستحق ہیں کہ انہوں نے عام تعلیم کے علاوہ خاص تربیتی حصہ کی اپنی خاص توجہ سے نگرانی فرمائی۔ اور طالبات میں تعلیم القرآن کا شوق بیدار کیا۔ ان کو تقریریں کرنے اور دوسروں کو تعلیم دینے کے طریقے سکھائے۔ ہمیں یقین ہے کہ امسال اس کلاس نے جو اہم کام کیا ہے۔ وہ جماعتی تربیت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ جن علماء نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا اجر ان کو دے۔ اور جن لوگوں نے اس کلاس میں شمولیت کی ہے وہ اس روشنی کو زیادہ سے زیادہ دوسروں تک پہنچانے کی توفیق پائیں۔ اَللّٰهُمَّ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

لنڈن میں حضور کی اہم تبلیغی، دینی اور جماعتی مصروفیات

مسجد فضل میں حضور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطبہ جمعہ

حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد۔ وانڈز ورتھ کے میئر اور دیگر نامور ہستیوں کی شرکت

(۱۱)

کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۶ جولائی کی شام کو لندن تشریف لائے۔

لندن مشن

لندن مشن اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ مرکزِ تثلیث میں تبلیغِ اسلام کا یہ پہلا مشن ہے جو ۱۹۱۳ء میں قائم ہوا۔ اس مشن کو مزید یہ نمایاں خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں ابتداءً بہت سے ایسے مبلغ بھجوائے گئے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ اس کی ابتداء بھی ایک صحابی مکرم و محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ ایم۔ اے کے ذریعہ ہوئی۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہٗ نے مسجد فضل کی بنیاد رکھی جو انگلستان اور بیرونی دنیا میں "مسجد لندن" (LONDON MOSQUE) کے نام سے مشہور ہے۔ اس مشن میں آجکل مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گلاسگو میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ بطور مبلغ مقیم ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب یورپ علاج کی غرض سے تشریف لے گئے تو آپ نے لنڈن مشن کا بھی دورہ فرمایا۔ آجکل خدا کے فضل سے انگلستان کے مختلف حلقوں میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔

حضور کی لنڈن میں تشریف آوری

انگلستان کی جماعتوں کے احباب لنڈن ایئر پورٹ پر حضور کے استقبال کے لئے دور و نزدیک سے آئے ہوئے تھے۔ جونہی جہاز ہوائی اڈہ پر اُترا اور حضور جہاز سے باہر تشریف لائے تو بعض نامور شخصیتوں اور احبابِ جماعت نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ ہوائی اڈہ سے حضور سیدھے Queens Building تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور اس موقع پر پریس کے نمائندگان نے حضور کا مختصر سا انٹرویو بھی کیا۔ ان نمائندگان میں Jones Bernardo فرم کا پریس نمائندہ بھی شامل تھا۔ یہ فرم تمام انگلستان کے اخباروں کو خبریں مہیا کرتی ہے۔ حضور نے پریس انٹرویو میں بتایا کہ مَیں کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کر کے آ رہا ہوں۔ کوپن ہیگن میں مسجد کے افتتاح کے بعد سے ہزاروں افراد روزانہ مسجد دیکھنے آتے ہیں۔ امید ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے یہ مشن اب مزید ترقی کرے گا۔ حضور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مَیں تقریباً پندرہ روز انگلستان میں قیام کروں گا اور واپسی پر شاید ترکی سے ہو کر جاؤں۔ حضور نے مزید فرمایا انسان کو اپنے خالقِ حقیقی کو پہچاننا چاہیئے ورنہ دوسری صورت میں خدا تعالیٰ انہیں سخت سزا دے گا۔ یہ بیان حضور نے ایک سوال کے جواب میں دیا۔

اس مختصر سے انٹرویو سے فارغ ہو کر حضور ۶۳ میلروز روڈ پر واقع مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

انفرادی ملاقاتیں

اگلے روز یعنی ۲۷ جولائی کو حضور نے مسجد فضل میں صبح چار بجے فجر کی نماز پڑھائی جس میں متعدد افراد شامل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور قریباً دو بجے تک ملاقاتیں جاری رہیں۔ اس طرح انگلستان کے دوستوں کو بھی اپنے امام کی زیارت اور نصائح سننے کا موقع نصیب ہوا۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد حضور آکسفورڈ تشریف لے گئے۔ یہاں حضور نے اس تعلیمی درس گاہ کا معائنہ کیا جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی تھی۔ شام کو حضور واپس لندن تشریف لے آئے۔

اگلے روز ۲۸ جولائی کو بھی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ حضور دو گھنٹے تک احباب کو شرفِ ملاقات سے نوازتے رہے چونکہ جمعہ کی نماز کا وقت قریب ہوتا جا رہا تھا اس لئے سارے احباب حضور سے شرفِ ملاقات حاصل نہ کر سکے۔ جو احباب ملاقات نہ کر سکے انہیں حضور نے باہر تشریف لا کر شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

نمازِ جمعہ اڑھائی بجے شروع ہوئی مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور اس میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ سارے انگلستان سے دوست حضور کے کلمات اور خطبہ سے فیضیاب ہونے اور اپنے پیارے امام کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے مسجد میں موجود تھے۔ وہ اپنے امام کی اقتداء میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے بے قرار تھے۔ مسجد میں جگہ کی کمی کے باعث مسجد کے باہر گھاس کے پلاٹ میں ہی بے شمار احباب کو نماز ادا کرنا پڑی۔ مستورات کے لئے مشن کے ہال میں نماز کی ادائیگی کے لئے انتظام تھا۔ اس لئے عورتیں بھی بڑی تعداد میں نمازِ جمعہ میں شامل ہوئیں۔

خطبہ جمعہ

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ مَیں اپنے بھائیوں سے لمبی گفتگو تو جلسہ سالانہ کی تقریب پر جو یہاں ہوگی کروں گا۔ آج مَیں آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ زمانہ جس میں ہم رہ رہے ہیں نہایت تاریک زمانہ ہے۔ یہ برِ اعظم اور اس کا یہ جزیرہ جس میں آپ اور دیگر پاکستانی رہائش پذیر ہیں روحانی طور پر تاریک برِاعظم ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ دنیا کو یہ نہ بتاتا کہ

"اس زمانہ کا حصنِ حصین
مَیں ہی ہوں"

(اور جس کی آمد سے دنیا کا یہ مضبوط قلعہ شیطان کے وساوس سے بچنے کی وجہ سے قہرِ الٰہی سے محفوظ رہا) تو یہ دنیا آج مر چکی ہوتی۔ خدا تعالیٰ نے جو بندوں سے پیار کرنے والا ہے اس دنیا کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے ایک بندے کو اس کی طرف مبعوث فرمایا اور اس دنیا کو ایک حصنِ حصین، ایک قلعہ بنا دیا جس میں تمام دنیا کو پناہ مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام جس کا کچھ حصہ یوں ہے۔ (الفاظ مجھے پوری طرح یاد نہیں)

"محمد رسول اللہ پناہ گزین ہوئے
قلعۂ ہند میں"

اِس کا بھی یہ مطلب ہے کہ اسلام میں احمدیت ایک ایسا قلعہ ہے جس میں داخل ہو کر انسان سب شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک ایسا قلعہ جس میں خدا کے فضل سے انسان اس کے غضب سے محفوظ رہنے کے بعد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔

جب ہم ان اندھیروں میں بسنے والی اقوام کے ان لوگوں کو جو ایسے قلعوں میں داخل ہوئے یعنی ان اقوام کے احمدی افراد کے شاندار نمونہ، اخلاص، اسلام کے ساتھ تعلق، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے دلوں میں عشق، اللہ، ایک اللہ کی توحید پر ایمان اور اس کی صفات سے ان کے دلی لگاؤ اور ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی صفات کے پرتَو کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ یہ الہام بڑے احمد برحق ہے کہ

"اس زمانہ کا حصنِ حصین بھی
میں ہوا"

بڑی قربانیاں دینے والے لوگ، اپنے اموال اپنے اوقات اپنے جذبات اپنی عزتوں کو قربان کرنے والے لوگ ان میں پیدا ہو چکے ہیں۔

کوپن ہیگن میں وہاں کی جماعت نے یہ انتظام کیا تھا کہ احمدی بہنیں اور بھائی خود ہی کھانا پکاتے، برتن دھوتے اور دیگر امور رضاکارانہ طور پر سرانجام دیتے تھے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ صبح سے رات کے بارہ بجے، ایک بجے تک ہمارے احمدی نومسلم بھائی اور بہنیں کام کرتی تھیں اور ہنستے ہوئے چہروں اور دلی بشاشت کے ساتھ رات کے بارہ بجے، ایک بجے واپس جاتی تھیں۔

ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو وصیت کا چندہ دینے کے علاوہ سینکڑوں روپیہ احمدیت اور اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔

ڈنمارک کے ایک دوست جن کی ماہانہ آمد ۲۰۰۰/- کرون ہے جن میں سے وہ ۱۰۰۰ کرون ٹیکس میں دیتے ہیں۔ اس آمد سے وصیت کا چندہ دیتے ہیں اور خطوط کے ذریعہ اگر کوئی اسلام سے متعلق سوال کرے یا اعتراض کرے تو اس کا تفصیلی جواب دیتے ہیں۔ اگر کوئی قرآن پر اسلام کے متعلق کوئی بات پوچھے یا اعتراض کرے تو اسے بھی تفصیلی تسلی بخش جواب دیتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک مہینہ میں محض فون کا بل ۲۰۰۰/- کرون ہو گیا۔ انہوں نے دعا کی اور خدا تعالیٰ نے بل ادا کرنے کا سامان پیدا فرما دیا۔ تو اس قسم کا جذبۂ محبت و عشق ان کے دلوں میں موجزن ہے۔

جہاں یہ نقشہ، یہ حالت، یہ عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے ان لوگوں میں نظر آتا ہے وہاں یہ سوچ کر دل کچھ گھبراتا ہے کہ ہمارے سینکڑوں ہزاروں پاکستانی آدمی جو یہاں بستے ہیں، کیا ہم جو پاکستان کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان ذمہ داریوں کو نبھا رہے ہیں یا نہیں۔ کیا ہم نمونہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں یا نہیں۔

پاکستان میں اس وقت جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ وہ ملک جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کو پھیلائے اور اس عالمی مہم کے لئے بنیاد کا کام کرے۔ وہ ملک جس کے باشندے خدا تعالیٰ کی آواز کے پہلے مخاطب ہیں۔ وہ باشندے جن پر سب سے پہلے اسلام کا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کیا یہ لوگ بعد میں آنے والوں کے استاد بنیں گے یا بطور شاگرد ان کے سامنے بیٹھیں گے۔

مجھے انتہائی شرم محسوس ہوئی جب ہیمبرگ میں ایک ہمارے احمدی نومسلم نے مجھے یہ بات بتائی (یہ احمدی دوست نیدرلینڈ ... ہزار مزدور ترکوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں) کہ میں ان مسلمان ترکوں کو اسلام سکھاتا ہوں۔ یہ مسلمان کس قدر گر گئے ہیں۔ یہ لوگ یورپ میں آئے جہاں کی زندگی انتہائی گندی ہے جس کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ قومیں تباہی کے گڑھے پر کھڑی نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ اگر یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کریں گے تو دنیا سے مٹا دئے جائیں گے۔ یہاں پر ایک شخص اسلام لاتا اور احمدیت قبول کرتا ہے وہ اُن لوگوں کو جو نسلاً بعد نسلٍ اسلام میں پیدا ہوئے اسلام سکھاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ اقوام اسلام سے کلیۃً غافل ہو گئی ہیں اور انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل کا بھی علم نہیں۔ ان کے علماء انہیں اسکی طرف توجہ نہیں دلاتے۔ یہ لوگ رسم و رواج کی پابندی کرتے ہیں مگر احکام الٰہی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

اگر آپ ان رسوم کا مطالعہ کریں جو مسلمانوں میں رائج ہوئیں، تمام رسوم کو چھوڑتے ہوئے اگر وہ رسوم دیکھی جائیں جو اسلام سے ٹکراتی ہیں اور جنہوں نے مسلمانوں میں رواج پکڑ لیا ہے اس کی وجہ سے ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کو طاقِ نسیان میں رکھ دیا ہے۔

ہمارے اسی احمدی نومسلم نے ایک مسئلہ کا ذکر کیا کہ ایک ترک رمضان میں بیمار ہو گیا اسے دوائی دی گئی تو اس نے انکار کر دیا اور روزہ رکھنے پر بہت اصرار کیا۔ میں نے جب اُسے قرآن مجید سے دکھایا کہ بیمار روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس نے روزہ افطار کیا۔ انہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی علم نہیں یہ تو عام مسئلہ کی بات ہے۔

لیکن دلائل و براہین تو ایک طرف ہیں۔ دنیا آپ کو اِس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی کہ اس شخص کو وہ دلائل و براہین آتے ہیں یا نہیں جو مسیح موعودؑ کے ذریعہ ان کو سکھائے گئے وہ تو آپ کا نمونہ دیکھے گی!

وہ آپ کے دل میں گھس کر آپکے اخلاص کا پتہ نہ لگائے گی!

آپ کے دماغ میں گھس کر آپ کے نیک خیالات کا پتہ نہ لگائے گی! وہ تو آپ کا ظاہری نمونہ دیکھے گی۔ اگر وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک احمدی، احمدی کی زندگی نہیں گزار رہا تو وہ کہے گی کہ اگر دلائل کا نتیجہ، آسمانی نشانوں کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا تو آپ کے دلائل و براہین کا ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں۔

اگر وہ دیکھے کہ احمدی اپنی زندگی میں اسلام کا سچا اور کامل نمونہ ہیں، اگر وہ دیکھے کہ ایک احمدی جہاں اپنے رب سے سچا اور زندہ تعلق رکھتا ہے وہاں وہ اپنے رب کے حکم کی وجہ سے بنی نوع انسان کا سچا غمخوار اور ہمدرد بھی ہے اور ان کے چہروں پر روحانی اثر ہے۔ تو یہ چیز ان لوگوں پر دلائل و براہین سے زیادہ اثر کرے گی۔ اگر وہ محض یہ دیکھیں کہ ایک دعویٰ تو ہے مگر اس کا ان پر اثر نہیں۔ چھلکا تو ہے مگر مغز نہیں۔ دعویٰ تو ہے مگر نتیجہ نہیں۔ اگر وہ یہ دیکھنا چاہیں کہ خدا سے جو زندہ تعلق ہوتا ہے کہاں ہے مگر وہ نظر نہ آئے تو خالی دعووں سے ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق رکھنا چاہیئے۔ خواہ ہم کتنے ہی خیالی پلاؤ پکاتے رہیں اس کا اثر نہ ہو گا۔ اگر کسی جگہ کوئی انسان نورانی شمع جلتی ہوئی دیکھے گا تو وہ اس سے منور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جو لوگ ان اقوام میں سے مسلمان ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کو اپنے اوپر نازل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

اسی طرح افریقہ ہے۔ میری نگاہ میں تاریک برّاعظم (Dark Continent) تو یہی مغرب کی سرزمین ہے۔ مگر دنیوی لحاظ سے افریقہ مغربی اقوام کی نظر میں Dark Cotinent ہے وہاں اسلام و احمدیت ترقی پذیر ہے۔ ایک وقت تھا کہ عیسائی پادری علی الاعلان کہتے تھے کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب پورے کا پورا Dark Continent عیسائیت کی گود میں ہو گا۔ لیکن یہ بات خدا تعالیٰ کو منظور نہ تھی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد یہ لوگ احمدی ہوئے اور اسلام کے سچے فدائی ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید انہیں حاصل ہوئی۔ انہیں سچی خوابیں آنے لگیں۔ اِس وقت وہی پادری کہتے ہیں کہ اب افریقہ میں اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو دس مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ عجیب اور انوکھی بات کیسے معرضِ وجود میں آئی؟ صرف ایک ہی چیز نظر آتی ہے کہ جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس تاریک علاقہ کے لوگوں کو ایسے سامان دئے کہ ان کی روحانی ترقی بہت جلد ہونے لگی۔ ایسی ترقی جو وہ ۳۰-۴۰ سال بعد حاصل کر سکتے انہوں نے بہت جلد حاصل کر لی۔ انہیں سچی خوابیں آنی شروع ہوئیں، اپنے اور غیروں کے متعلق۔ جو بعد میں سچی بھی ثابت ہوئیں۔ دنیوی طور پر بھی انہیں جلد جلد ترقی ملنے لگی۔ ان چیزوں کی وجہ سے اور ان روحانی ترقیوں کی وجہ سے ان کے دلوں میں عجیب عشق پیدا ہو گیا جب یہ لوگ دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ اسلام کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہ روحانی دولت ایسی دولت ہے جو دنیا سے نہیں ملتی۔ مالدار انسان اپنی ساری دولت دے کر بھی اللہ تعالیٰ کی دولت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس دولت کو لینے کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے اور جب خدا تعالیٰ مل جاتا ہے تو ساری دولتیں مل جاتی ہیں۔

آپ کو میں اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگلے زمانوں کی تعلیم بےشک کتاب مکنون ہے لیکن ہر زمانہ کی تعلیم اپنے زمانہ میں کتاب مبین کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس زمانہ میں اسلامی تعلیم کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ ایک زندہ دل اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر محض قرآنی تعلیم کسی کو فائدہ نہیں دے سکتی جب تک اعمالِ صالحہ نہ ہوں۔ یعنی موقعہ کے مطابق ہوں۔ بعض احکام تو مستقل ہیں مثلاً نماز روزہ وغیرہ۔ لیکن بعض احکام کی شکلیں ہر زمانہ میں بدلتی رہتی ہیں مثلاً غریب کا خیال رکھنا، پہلی صدی، دوسری صدی، تیسری صدی اور چودھویں صدی میں بھی یہ تعلیم قائم رہی۔ اور کس طرح غرباء کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کا ایک بندہ کھڑا ہو کر راہنمائی کرتا رہا۔ لیکن جہاں تک اسلام کے اعتقاد کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل سب درخت خشک ہو چکے تھے کیونکہ ظاہری اعتقاد کچھ نہیں جب تک ایمان نہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کا درخت اس وقت تک سرسبز نہیں ہوتا جب تک اعمال صالحہ کے پانی سے سیراب نہ کیا جائے۔ نیک اعتقاد کا درخت مر جاتا ہے اگر اعمال صالحہ نہ ہوں۔ وہ درخت بچ جاتے ہیں جنہیں موزوں وقت پر اعمالِ صالحہ کا پانی دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے براہین عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کئے ہیں کہ ہمارے بچہ کے مقابلہ میں عیسائی پادری نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن ظاہری لحاظ سے اس کا کچھ فائدہ نہیں جب تک وہ عیسائی یہ نہ سمجھ لے کہ روحانی انعام جو اسلام میں ملتا ہے وہ اس کی اپنی تعلیم میں نہیں۔

اسلام کے عقائد کا علم ہونے کے بعد اگر عمل کے وقت پیچھے ہٹ جائیں عمل صالحہ کی بجائے فساد والا عمل کریں اور اس کی بو سے سارا علاقہ بدبودار ہو جائے تو ان عقائد کے علم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسلام کے مطابق زندگی گزاریں۔ اگلے ۲۰-۳۰ سال دنیا کے لئے انتہائی نازک اور انتہائی خطرناک ہیں جس کا آپ کو تصور بھی نہیں۔ آپ بھی اس عذاب سے بچ نہیں سکتے جب تک اپنے اموال

اپنی جان اور عزت کی قربانی نہ دیں ورنہ اس کے قہر کا تازیانہ آپ پر بھی پڑے گا خدا تعالیٰ کسی کا ذمہ دار نہیں ہے اپنے اعمال کی اصلاح کریں آپ نے صداقت قبول کر لی ہے۔ اب اعمال صالحہ بجا لانا آپ کے لئے مشکل نہیں۔ یہ چیزیں غیروں کے پاس نہیں۔ آپ روحانی کامیابی کے قریب ہیں۔ جو زبان سے دعویٰ کرے عمل سے ثابت نہ کرے جس کے منہ سے براہین کے پھول جھڑ رہے ہوں مگر عمل سے اسکی خوشبو نہ آ رہی ہو ایسا شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے اس کے بغیر آپ خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔

عمل صالح کی توفیق بھی خدا ہی دیتا ہے۔ اسی سے اس کی توفیق مانگنی چاہیئے اللہ تعالیٰ آپ کو ایک احمدی کی سی زندگی گذارنے کی توفیق دے۔

جہاں یہ زمانہ بڑا نازک ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے بھی دروازے کھلے ہیں۔ بڑا بدبخت ہے وہ شخص جس کو دونوں دروازوں کا علم ہو مگر وہ اچھے دروازہ کو منتخب نہ کرے۔ آپ دنیا کے استاد بنائے گئے ہیں دعا کریں کہ اپنی غفلت کے نتیجہ میں دنیا کے شاگرد نہ بن جائیں۔"

دو بیعتیں

نماز جمعہ کے بعد دو افراد نے بیعتیں کیں امتیاز احمد صاحب نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضور نے مسٹر ڈکاک (Mr. D. Woodcock) کی بھی بیعت لی

استقبالیہ میں شرکت

۲۸ر جولائی کو شام سات بجے واندز ٹاؤن ہال میں حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا گیا حضور عین وقت پر ٹاؤن ہال میں تشریف لائے اور ہال میں داخل ہوتے ہی تمام مدعوین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ کھانے کے اختتام پر واندزورتھ ٹاؤن ہال کے میئر نے حضور کا تعارف کرایا اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ ان کے علاوہ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر ہیو جینکنز (Hugh Jenkins) پاکستان سوسائٹی کے پریذیڈنٹ سر ہیرلڈ شوبرٹ (Sir Harold Shoobert) اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی مختصر تقاریر میں حضور ایدہ اللہ کا خیر مقدم کیا اس کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضور نے انگلستان اور یورپ میں اپنی آمد کا مقصد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد، موجودہ دنیا کی اخلاقی حالت، جنگ عظیم اول، جنگ عظیم دوم اور تیسری عالمگیر جنگ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر دنیا امن چاہتی ہے تو اسے حقیقی اور زندہ خدا کی عبادت کرنی چاہیئے اور سب جھوٹے خداؤں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ حضور کی تقریر تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔ اس تقریر کے اختتام پر میئر نے حضور کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور حضور رات سوا دس بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

حضور کی صحت

انتہائی مصروفیت کے باوجود خدا کے فضل سے حضور خوش و خرم اور ہر طرح سے بخیریت ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور نے تمام احباب جماعت اور بہنوں کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کا دعائیہ تحفہ بھیجا ہے اور اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اہل مغرب کو حق پہنچانے کی توفیق دے۔ یا ہمیں ان پر اتمام حجت کی توفیق دے تا اللہ تعالیٰ کی تقدیر حرکت میں آئے اور اسکی قہری تجلی سے مادہ پرستی کی گھٹا چھٹ جائے اور انسان ایک دفعہ پھر خالق حقیقی کو پہچان لے۔ آمین (ربانی)

(مرتبہ قاضی نعیم الدین احمد وکالت تبشیر ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ جولائی ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ اگست ۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ اگست تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائیگی (مینیجر)

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ہفتہ تحریک جدید

۸ تا ۱۵ اگست

(از قلم محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر لجنہ اماء اللہ ۸ تا ۱۵ اگست تک تحریک جدید کا ہفتہ منائے۔ اور پوری کوشش کرے کہ اب تک جن بہنوں کو تحریک جدید میں شمولیت کا موقع نہیں ملا وہ دفتر سوم میں شامل ہو جائیں عموماً مستورات میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ہمارے خاوندوں نے اس میں حصہ لے لیا بس وہ کافی ہے۔ حالانکہ مرد۔ عورت۔ لڑکا۔ لڑکی ہر ایک علیحدہ علیحدہ اپنی قربانی کی جزا پائے گا۔ خاوند کا بوجھ بیوی نہیں اٹھائے گی بیوی کا خاوند نہیں اٹھائیگا۔ ماں باپ کا اولاد نہیں اٹھائیگی اور اولاد کا ماں باپ نہیں اٹھائیں گے۔

تحریک جدید وہ الہامی تحریک ہے جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں جاری فرمائی اور جس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کو اکناف عالم میں پھیلا دیا گیا۔ مساجد تعمیر ہوئیں مشن قائم ہوئے دنیا کے کونے کونے میں مبلغین بھیجے گئے مدارس قائم کئے گئے۔ یہ تحریک عارضی نہ تھی یہ دائمی ہے اور ہمیشہ اس کے ذریعہ قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا رہے گا تا تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے ایک جماعت قربانیاں دینے والے افراد کی ہر وقت اور ہر زمانہ میں موجود رہے۔

دفتر اول کے مجاہدین میں سے بہت سے اب اس دنیا میں بھی نہیں ہیں اعلیٰ درجہ کا نمونہ قربانی کا دفتر اول کے مجاہدین نے دکھایا پھر دفتر دوم شروع ہوا اس نے بھی ایک حد تک دفتر اول کا بوجھ اٹھایا اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دفتر سوم شروع فرمایا ہے تا قوم کی نئی نسل لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی ان قربانیوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں جو اس وقت تک ان کے والدین کرتے چلے آ رہے تھے۔

سو اس غرض کو پورا کرنے کے لئے چاہیئے کہ ۸ راگست سے ۱۵ راگست تک تحریک جدید دفتر سوم کے مجاہدین کی فوج میں اضافہ کیا جائے کوشش کی جائے کہ ہر صاحب حیثیت خاتون اور نوجوان لڑکیاں اس میں شامل ہوں۔ ان سے چندہ وصول کر کے مقامی سیکرٹری مال تحریک جدید کو ادا کر دیا جائے اور مرکز دفتر لجنہ اماء اللہ کو اطلاع دیں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کیا کوشش کی ہے کتنی خواتین اور بچیوں کو دفتر سوم تحریک جدید میں شامل کیا؟ کتنے وعدہ جات ہوئے اور کتنی وصولی ہوئی اور وہ کہاں ادا کی گئی؟ ان سب امور کی رپورٹ ہفتہ ختم ہوتے ہی مرکز کو ارسال کی جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ایسی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کے نتیجہ میں اسلام جلد سے جلد بیرونی ممالک میں پھیلے۔ وہاں کے ہر شہر میں مسجد تعمیر ہو وہاں کے ہر شہر میں ایسے مدارس تعمیر ہوں جہاں اسلام کی تعلیم دی جاتی ہو۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خریداران الفضل سے ضروری گذارش

احباب جماعت اخبار الفضل کا چندہ براہ راست دفتر الفضل کو یا مقامی جماعت یا افسر ڈاکخانہ کو بھجواتے ہیں اور پوری تفصیل نہیں لکھتے براہ مہربانی چندہ بھجواتے وقت پوری تفصیل درج فرمایا کریں اگر اخبار جاری ہو تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور اگر پہلے سے خریدار نہ ہوں تو اس بات کی صراحت کر دی جائے تاکہ تعمیل میں تاخیر اور دقت پیش نہ آوے۔

(مینیجر الفضل)

قائدین و ناظمین مال مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے گویا سالِ رواں پر نو ماہ گذر چکے ہیں۔ خدام کے چندہ جات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ بجٹ سے پندرہ ہزار روپے کی کمی آمد میں ہے اور یہ کمی تقریباً ہر چندہ میں ہے۔ چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع کے علاوہ تعمیر ہال میں نمایاں کمی ہے۔ تعمیر ہال کا کام آخری مراحل میں ہے اسال تعمیر ہال میں ۲۰۰۰۰ روپیہ مجالس کے ذمہ لگایا گیا تھا۔ جس میں سے اب تک صرف چار ہزار روپیہ مرکز میں پہنچا ہے۔ خدام کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے اور اپنا اپنا بجٹ جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ صرف ایک بار سال میں لیا جاتا ہے جس کی کم از کم شرح ایک روپیہ سالانہ ہے۔ اجتماع کا مجوزہ بجٹ دس ہزار روپے ہے۔ مگر موجودہ گرانی کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہے کہ سالانہ اجتماع کا خرچ اس سے زیادہ ہوگا۔ اس وقت تک اس مد میں صرف چار ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ حالانکہ اصولاً تین چوتھائی یعنی ۷½ ہزار روپیہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ اب تو دیہاتی جماعتوں سے بھی چندہ وصول کیا جا سکتا ہے کیونکہ گندم کی فصل اٹھائی جا چکی ہے لہٰذا قائدین اور ناظمین مال مجالس سے درخواست ہے کہ مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں اگر فوری طور پر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو بجٹ کا پورا کرنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ اس لئے چندہ سالانہ اجتماع جلد سے جلد جمع کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

صحبت صالحین سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالےٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔"

آسمانی فیصلہ ص ۲۵

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح: ۲۰رجون کی اشاعت الفضل میں ہمارے دواخانہ کا اشتہار اکسیر نزلہ کی قیمت غلط چھپی ہے اصل قیمت ۔/۲ روپے ہے۔ جبکہ اخبار میں بیس روپے چھپی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ ٹریننگ کمرشل انسٹی ٹیوٹ لیہ مظفر گڑھ

درخواست مجوزہ فارم پر بنام پرنسپل صاحب۔ فارم دفتر متعلقہ سے حاصل کریں انٹرویو ۱۶؍۹ کو پرنسپل صاحب کے دفتر میں ذیل کے کاغذات انٹرویو کے وقت پیش کریں۔

۱۔ میٹرک کا سرٹیفکیٹ (پرووژنل) ۲۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔ ۳۔ فوٹو گراف دو کاپیاں ۵۰۔۔/۷ منتخب طلباء کو ادا کرنے ہوں گے۔

کورسز: سی۔کام و ڈی کام دن اور رات دونو وقت کی کلاسز

(پ۔ٹ ۳۰؍۸؍۶۲)

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں داخلہ

کورسز: ڈپلومہ ان کورٹ ۔۲۔ ڈپلومہ ان انڈسٹریل ڈیزائن ۔۳۔ ڈپلومہ آرکی ٹیکچرل اسسٹنٹ کورس ۔۴۔ سرٹیفکیٹ کورس ڈرائنگ۔ (ایوننگ کلاس) کورس ۱ و ۲ ۔ ۴ سالہ ۔ کورس ۳ سہ سالہ کورس ۔ ۴ دو سالہ

قابلیت: کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ڈرائنگ ضروری۔ ایف۔ ایس۔سی کو ترجیح عمر ۱۶؍۹ کو ۱۷ سال سے کم نہ ہو۔ مجوزہ فارم پر درخواست مع ضروری سرٹیفکیٹس ۱۴؍۹ تک بنام پرنسپل صاحب ٹیسٹ کے لئے جو مندرجہ ذیل تاریخ پر ہوگا۔ ڈرائنگ بورڈ۔ ڈرائنگ پیپر۔ پنسل۔ ربڑ۔ قلم۔ دیگر کاغذات ہمراہ لائیں۔

ٹیسٹ کی تاریخ۔ ڈپلومہ کورس دن کی کلاس۔ انگلش ۱۶؍۹، ۸ بجے صبح آرکی ٹیکچرل کورس کے لئے ریاضی ۱۶؍۹، ۱۰½ بجے صبح۔ ڈرائنگ ۱۶؍۹ سب کے لئے ۸½ بجے صبح انٹرویو ۱۹؍۹ ۹ بجے صبح۔

(ایوننگ کلاسز) ڈرائنگ ۱۲؍۹۔ ۴ بجے شام فارم دفتر (سپکٹس دفتر سے ۱۔۶۲ ادا کر کے بذریعہ ڈاک مزید ۶۲ پیسے

(پ۔ٹ ۳۰؍۹؍۶۲)

گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ بہاولپور میں داخلہ (سہ سالہ کورس)

کورس۔ ۱۔ مکینکل۔ ۲۔ الیکٹریکل ۔۳۔ سول (اوورسیر کورس)

قابلیت:۔ کم از کم میٹرک۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی و ڈرائنگ ۳ کیلئے ضروری پالی ٹیکنک ہائی سکول کے میٹرک اور پالی ٹیکنک مدارس کے انڈسٹریل آرٹ والوں کو ترجیح۔ منتخب امیدواران کو بذریعہ ڈاک اطلاع دی جائے گی۔ اور کالج ڈیوز ۲۲۰/۔ ادا کرنے پر داخلہ ہوگا۔ ہوسٹل میں رہنے والوں کو مزید ۱۰۵/۔ ادا کرنے ہوں گے۔ درخواست بنام پرنسپل صاحب ۲۰؍۹ تک درخواست کے ہمراہ تفصیلی نمبروں کا سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔ فارم پر اسپکٹس پرنسپل صاحب کے دفتر سے مفت حاصل کریں۔

(پ۔ٹ ۱۔۸۔۶۲)

ویسٹ پاکستان بورڈ انسداد ملیریا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں بنام پر اونشل چیف انسداد ملیریا مغربی پاکستان۔ ۳ خالد پارک گارڈن ٹاؤن لاہور ۲۰؍۹ تک۔ مجوزہ فارم درخواست اس دفتر سے حاصل کریں۔ نقد قیمت ادا کر کے یا بذریعہ پوسٹل آرڈر ذیل کی شرح سے آسامی نمبر ۱ کے لئے پوسٹل آرڈر ۵/۔ ۲ کے لئے ۴/۔ ۳ تا ۷ کے لئے ۲/۵۰

(پ۔ٹ ۱؍۹؍۶۲)

تفصیل خالی آسامیاں

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد آسامی	قابلیت اور تجربہ	عمر	تنخواہ
۱	ضلعی انسداد ملیریا آفیسر	۱۹	میڈیکل گریجوایٹ تجربہ ۵ سال	۵۰ سال	۷۵۰-۳۰-۱۰۰۰
۲	ریلیو ایڈ	۲۵	میڈیکل گریجوایٹ دو سالہ تجربات	۲۲ تا ۳۵	۴۵۰-۵۰-۱۰۰۰
۳	ملیریا سپرنٹنڈنٹ	۱۶	گریجوایٹ (زراعت کو ترجیح) یا ڈپلومہ ان سول انجنیئرنگ یا فوج جونیئر کمشنڈ آفیسر	۲۵ تا ۳۵	" "
۴	اسسٹنٹ انٹی مالوجسٹ	۲۴	بی۔ایس۔سی زوالوجی II ڈویژن	۲۲ تا ۳۵	" "
۵	ایڈمنسٹریٹو آفیسر	۱۱	گریجوایٹ سوشل ویلفیئر وغیرہ	۲۲ تا ۳۵	۳۵۰-۳۰-۷۵۰
۶	ہیلتھ ایجوکیشن افیسر	۱۹	گریجوایٹ سوشل ویلفیئر وغیرہ	۲۲ تا ۳۵	۳۵۰-۳۰-۶۵۰
۷	سپلائی آفیسر	۲	گریجوایٹ تجربہ ۵ سال	۲۷ تا ۴۰	" "

(پ۔ٹ ۱؍۹؍۶۲) (ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سڑکوں اور عمارتوں کی فوری تعمیر کا حکم

لاہور ۱۰ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسٰے نے کراچی اور حیدرآباد کی بلدیات کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی حدود میں عمارتوں، سڑکوں اور نہروں کی مرمت کا کام فوری طور پر شروع کر دیں تاکہ شہری زندگی کو جلد از جلد معمول پر لایا جا سکے۔ گورنر نے یہ بات کراچی سے لاہور پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بتائی۔ گورنر نے جو کراچی اور حیدرآباد کے بارش سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کل صبح صوبائی دارالحکومت لاہور پہنچے ہیں۔ بتایا کہ ان شہروں کی بلدیات کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مرمتوں کا کام خود اپنے ذرائع سے کریں انہیں یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ وہ آئندہ اس قسم کے نقصانات سے بچنے کے لئے طویل المیعاد منصوبہ تیار کریں۔

ڈاکو محمد خان کے جرائم کی تحقیقات

لاہور ۱۰ اگست۔ صوبائی وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے کہا ہے کہ ڈاکو محمد خان پر مقدمہ چلانے کے لئے پہلے اس سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس نے اب تک کن کن جرائم میں حصہ لیا۔ انہوں نے صوبائی پولیس کو محمد خان کے گرفتار کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس نے قابل تعریف کام کیا ہے۔

وزیر داخلہ نے یہ بات کل لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہی۔ وہ گورنر مغربی پاکستان کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر آئے تھے۔

محمد خان ڈاکو دس بارہ دن زیر علاج رہے گا

راولپنڈی ۱۰ اگست۔ باخبر ذرائع کے مطابق وادی سون کا نامی ڈاکو محمد خان دس بارہ دن ہسپتال میں زیر علاج رہے گا گرفتاری کے وقت پولیس سے مقابلہ کرتے ہوئے وہ گولی لگنے سے زخمی ہو گیا تھا۔

نظام تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں

کوئٹہ ۱۰ اگست۔ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے کہا ہے کہ صدارتی کابینہ نے کچھ عرصہ قبل ملک کے تعلیمی نظام میں انقلابی تبدیلیاں لانے کے لئے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی ہے جو جلد ہی اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ بدلے ہوئے حالات اور ملک کے موجودہ تقاضوں کے مطابق ہمیں اپنے تعلیمی نظام میں تبدیلیاں لانا ہی پڑیں گی۔ خواجہ شہاب الدین نے یہ بات کل قبائلی سرداروں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور معزز شہریوں کے ایک مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

مولوی محمد فاروق رہا کر دیئے جائیں گے

سری نگر ۱۰ اگست۔ مقبوضہ کشمیر کی عوامی مجلس عمل کے صدر اور تحریک آزادی کے نامور رہنما میر واعظ مولوی محمد فاروق کو جموں سے سری نگر جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

بھارتی اخبار "پندار" نے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ یہ اقدام انہیں رہا کرانے کے لئے کیا گیا ہے۔

اخبار نے خیال ظاہر کیا ہے کہ میر واعظ مولوی محمد فاروق کو رہا کر کے کسی غیر معروف علاقے میں بھیج دیا جائے گا۔ جہاں سے وہ کسی دوسرے علاقے میں نہیں جا سکیں گے۔ اس کے علاوہ ان پر تحریر و تقریر کی پابندی بھی عائد ہوگی۔

کراچی کے سیلاب زدگان سے اوتھان کی ہمدردی

نیویارک ۱۰ اگست۔ پاکستان میں حالیہ بارشوں اور سیلاب سے جو مالی اور جانی نقصان ہوا ہے اقوام متحدہ سیکرٹری جنرل اوتھان نے اس پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ سیلاب اور بارش سے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے اقوام متحدہ اپنا کوئی نمائندہ مقرر کرے۔

سیکرٹری جنرل نے اس سلسلہ میں وزیر خارجہ پیرزادہ کو ایک تار بھیجا ہے جس میں سیلاب زدگان اور بارش سے متاثرہ افراد سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

کلکتہ کے قریب بھوکے کسانوں پر فائرنگ

کلکتہ ۱۰ اگست۔ کل رات کلکتہ کے قریب موہن پور میں ایک ہزار سے زائد مظاہرین اور پولیس کے درمیان زبردست تصادم ہوا جس میں سرکاری اطلاع کے مطابق ایک شخص ہلاک اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔ غیر سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ زخمی اور مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ خشک سالی سے فاقہ کش کاشتکاروں کو اپنے مویشیوں کے لئے گھاس اور چارہ نہیں مل رہا۔ جس کے سبب مویشی بھوک سے مر رہے ہیں۔ موہن پور کے لوگوں نے اپنے مویشی سرکاری زرعی فارم میں چرانے کی کوشش کی۔ سرکاری ملازموں نے انہیں روکا جس پر وہ مشتعل ہو گئے۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۸۱ ج ضلع سرگودھا ۷/۸/۱۹۶۷ کو انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
چوہدری صاحب نہایت مخلص اور نیک کارکن تھے۔ ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اِعلان

ایف ایس سی۔ اور ایف اے کے نتائج جلد ہی متوقع ہیں۔ ایسے تمام احمدی طلباء جو کہ لاہور سے باہر رہائش پذیر ہیں اور میڈیکل کالج یا انجنیئرنگ یونیورسٹی یا دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہیں۔ وہ ان اداروں میں داخلہ لینے کے لئے ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے درج ذیل ایڈریس پر خط و کتابت کریں۔
(ڈاکٹر محمد حسن ہاشمی وصدر احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن) مکان ۱۲ گلی ۳ ۔ دیو سماج روڈ۔ رام گلی

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں جو ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں!

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصول کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱-	P7/249/6-67 مختلف سائز کے سی آئی پائپس۔ بینڈز کالرز وغیرہ = ۲۹ مدات	۱۵/- روپے	۳/۸/۶۷ تا ۲/۹/۶۷	۴/۹/۶۷ ۸ بجے صبح	۴/۹/۶۷ ۸½ بجے صبح
۲	P6/68/D2-67 مختلف اقسام کا لکڑی کا فرنیچر = ۸ مدات	۱۵/- روپے	۵/۸/۶۷ تا ۲۸/۸/۶۷	۲۹/۸/۶۷ ۸ بجے صبح	۲۹/۸/۶۷ ۸½ بجے صبح
۳	P11/41/2-67 سٹیم لوکو موٹوز کے لئے ڈہلی ٹائرز = ۲۸ مدات	۲۵/- روپے	۵/۸/۶۷ تا ۴/۹/۶۷	۵/۹/۶۷ ۸ بجے صبح	۵/۹/۶۷ ۸½ بجے صبح
۴-	P7/42-A/1-67 کاپر پلیٹ۔ شیٹس اینڈ وائر = ۸ مدات	۱۰/- روپے	۸/۸/۶۷ تا ۲/۹/۶۷	۴/۹/۶۷ ۸ بجے صبح	۴/۹/۶۷ ۸½ بجے صبح
۵	P4/5-A/2-67 ہارڈ ووڈ لاگز شیشم = ۹۷،۸۵۳ کیوبک فٹ	۲۵/- روپے	۹/۸/۶۷ تا ۴/۹/۶۷	۵/۹/۶۷ ۸ بجے صبح	۵/۹/۶۷ ۸½ بجے صبح
۶	P2/562/2-66 مختلف سائز کے ہاؤس سروس کیبلز = ۳ مدات	۱۰/- روپے	۸-۸-۶۷ تا ۷-۹-۶۷	۹-۹-۶۷ ۸ بجے صبح	۹-۹-۶۷ ۸½ بجے صبح

ڈرائنگ / سپیسیفکیشنز (اگر درکار ہوں) بقیمت ۵ روپے اور ۱۰ روپے بالترتیب برائے مدات بالا ۲ اور ۳ دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کر سکتے۔

۲- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) چیف کنٹرولر آف پرچیز (سیکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ کی رسیدیں۔ نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔
پیش کش صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

INF(7) 2101

سوئٹزرلینڈ کے پریس میں زیورک میں حضور کی تشریف آوری کا ذکر

بقیہ صفحہ اول

اس تقریب کا امتیاز صرف یہی نہیں تھا کہ اس میں مشرقی رنگ میں رنگے ہوئے متعدد ممالک کے معززین ایک جگہ جمع تھے بلکہ ان میں متعدد ایشیائی افریقی اور یورپی ملکوں کے سفارتی نمائندے اور دیگر برآوردہ حضرات بھی موجود تھے۔ چنانچہ اس تقریب میں اکثر عرب ممالک ایران ترکی نیز افریقہ اور ایشیا کے اسلامی یا اسلام سے متاثر ملکوں کے معززین آئے ہوئے تھے علاوہ ازیں نائیجیریا اور ترکی کے سفیر، گھانا اور ایران کے سفارتی نمائندوں کے سربراہ بعض یورپین ممالک کے قونصل جنرل عراق کے ایک سابق وزیر اعظم اور البانیہ کے شاہی خاندان کے بعض افراد بھی اس میں شریک تھے

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ زیورک کی "مسجد محمود" کے امام اور زیورک مشن کے انچارج جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ابتداء میں جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد کا تعارف کرایا۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلیفہ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد ایک باوقار اور بے حد اثر انداز ہونے والی پرکشش شخصیت ہیں۔ آپ کا چہرہ سفید ریش سے مزین ہے۔

آپ پاکستانی طرز کا بند گلے والا لمبا کوٹ اور سفید عمامہ پہنے ہوئے تھے۔ عمامہ کا سنہری کلاہ نظر آرہا تھا۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور اور آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان میں بہت وسیع پیمانے پر تعلیم حاصل کی۔ آپ کو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے مقرر کردہ نمائندگان نے ۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ کا خلیفہ منتخب کیا۔ آپ نے سلجھے ہوئے اور میٹھی زبان میں واضح فرمایا کہ دورِ حاضر میں اسلام کا کیا کردار ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ آپ جس مذہب کے پیرو ہیں وہ یعنی اسلام امن کا حامی اور رواداری کا علمبردار ہے اور یہ انسانی حقوق کی حفاظت کرتا ہے آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اسلام نے سیاست کے میدان میں بھی عدل و انصاف کو ہی بنیادی اصل قرار دیا ہے۔ آپ نے دنیا میں خوفناک بحران کے پیدا ہونے پر افسوس کا اظہار کیا—— آپ نے یہ سب ارشادات ایک خطاب کی شکل میں پرشوکت انداز میں فرمائے جن کا ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ کیا جاتا رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اردو زبان میں خطاب کے علاوہ استقبالیہ تقریب میں صبر و سکون کے ساتھ یورپین مہمانوں کے سوالات کے جواب دیتے رہے اور ان سے فصیح و بلیغ انگریزی میں گفتگو فرماتے رہے۔

احمدیت اسلام کی ایک اصلاحی تحریک ہے۔ اس کا نصب العین دنیا کو قرآن کی حقیقی اور اصل تعلیم کی طرف واپس لانا ہے اور دین کو گزشتہ صدیوں کی بدعات اور غیر یقینی روایات سے پاک کرنا ہے۔ عیسائیت کے بارہ میں احمدیت کا نقطۂ نظر وہی ہے جو ابتداء سے اسلام کا ہے یعنی یہ کہ مسیح ان امیوں میں سے ایک تھے جو دنیا کو انتباہ کرنے اور اسے بیدار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً مبعوث کئے گئے۔ ہندوستان میں گوتم بدھ اور ایران میں زرتشت اسی طرح حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیشرو تھے جس طرح مسیح فلسطین میں آپ کے پیشرو کے طور پر مبعوث ہوئے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام) کا تعلق لاہور (اصل میں گورداسپور لکھنا چاہئے تھا مترجم) کے ایک گاؤں سے تھا۔ اکثر پیشوایانِ مذاہب کی طرح آپ کو اپنی بعثت کا علم رؤیا و کشوف کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اس علم کے تحت آپ نے مسیحیت کا مقابلہ جاری رکھا اس برصغیر میں جہاں مسیحی ممالک کی فوجوں اور پادریوں کی مدد سے نو آبادیاں قائم کی گئیں اور مسیحیت کا پرچار کیا گیا آپ کی طرف سے مسیحیت کا یہ مقابلہ تعجب انگیز نہیں آپ نے اپنی تصانیف میں اپنے آپ کو مسیح قرار دیا جسے خدا نے اس لئے مبعوث کیا کہ تا وہ دلائل اور روحانی اعلانات کے ذریعہ اس صلیب کو توڑے جس نے مسیح کو توڑا تھا۔ (نمائندہ اخبار کی درخواست پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کا اصل حوالہ نکال کر دکھایا۔)

جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز اس وقت دنیا کے تینتیس ۳۳ ملکوں میں قائم ہیں اس جماعت کو افریقہ میں بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے صرف مغربی افریقہ میں ہی اس کے مختلف درجوں کے پچاس سکول ہیں۔ کچھ عرصہ سے شفاخانے اور ڈسپنسریاں بھی ایسے مقامات پر یہ جماعت کھول رہی ہے جہاں ان کی بہت ضرورت ہے۔

نائیجیریا کے سفیر ہزایکسی لینسی سموئیل ڈیڈیسے کولو نے جو خود مکہ معظمہ میں فریضہ حج ادا کر چکے ہیں اور "الحاجی" کہلاتے ہیں اس امر پر زور دیا کہ نائیجیریا میں جماعت احمدیہ تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاحات کے میدان میں دیگر دینی تحریکات کی نسبت بہت پیش پیش ہے۔

سوئس پارلیمنٹ کے رکن مسٹر کارل کیٹرر نے جو سوئٹزرلینڈ میں ترکوں کی مجلس کے صدر ہیں اس امر کو سراہا کہ یہ تقریب رواداری کی آئینہ دار ہے اور اس میں تمام مذاہب کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس تقریب میں بلند پایہ مستشرق اور زیورک یونیورسٹی کے ریکٹر ڈاکٹر ایڈورڈ شواٹزر بھی موجود تھے۔ ان کی رائے میں رواداری کا یہ نمونہ انسانی معاشرہ میں باہم روز افزوں گہرے روابط اور تعلقات کی ایک خوشکن علامت ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے سیاسی روحانی اور مذہبی قسم کے احساس برتری اور تفوق کے رجحانات سے دستبردار ہو جانے کی صورت میں ہی نوع انسانی کے اندر باہمی اعتماد کی فضا پیدا کر سکتے ہیں جس کے بغیر امن کا قیام ناممکن ہے۔

یونین بنک سوئٹزرلینڈ کے ڈائریکٹر ارنسٹ جی رینک (ERNST G. RENK) نے حکومت ڈنمارک کے آنریری قونصل کی حیثیت سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنی حکومت کی طرف سے خوش آمدید کا پیغام پیش کیا۔ یاد رہے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد ۲۱ جولائی کو ڈنمارک کے دارالحکومت، کوپن ہیگن میں جماعت احمدیہ کی چھٹی یورپی مسجد کا افتتاح فرما رہے ہیں۔

(NEU ZURICHER ZEITUNG - JULY 12, 1967)

تمام خدام کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ایک والا نامہ میں جملہ خدام الاحمدیہ کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا ہے حضور کے اس دعائیہ پیغام کا متن درج ذیل ہے:-

"میرا سلام تمام خدام تک پہنچا دیں اور دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم ناتوان اور عاجزوں کی مدد کے لئے آسمان سے نزول فرمائے اور ہماری حقیر کوششیں بار آور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو کما حقہٗ خدمت سلسلہ کی توفیق دے اور ایثار اور قربانی کی روح اس رنگ میں آپ کے اندر پیدا کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے قائم کردہ دین کی خاطر والہانہ وار تبلیغ اور نفس کے جہاد کے لئے میدان میں اتر آئیں اور سب کا وجود مجسم رحمت اور برکت بن جائے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں کامیابی بخشی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔"

درخواستِ دعا

خاکسار کے ماموں زاد بھائی محمد اکبر صاحب کو ڈاہری ضلع سکھر میں سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت یاب کرے۔ آمین

(خاکسار نصر اللہ خان ناصر شاہد)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲